

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الصَّلٰوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰیکَ یا رَسُولَ اللّٰہِ

مسئلہ زمین سائنس کوں ہے ثبوت آیات سے



تحریر - اعلیٰ حضرت کاظمی خادم

محمد جهانگیر نقشبندی

تعارون - مناظر اعظم اچھرہ، لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهُ وَنَصْلٰى عَلٰى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ وَعَلٰى أَلٰهٖ وَأَصْحَابِهِ اجْمَعِينَ

اما بعد! فقیر اویسی غفرانی کل ڈورہ تفسیر القرآن کی تدریس میں سخت مصروف ہے۔ عزیز محمد جہانگیر نقشبندی نے رسالہ خدا پر کچھ لکھنے کا فرمایا تو انکار نہ کر سکا۔ مختصر عرض ہے کہ رسالہ خدا کا موضوع نہایت اہم ہے۔ قرآن مجید خالق کائنات کا کلام ہے۔ اس میں تبدل و تغیر ناممکن ہے۔ سائنس کے اصول بدلتے رہتے ہیں اس لئے کہ سائنس کے اصول کے متربین انسان ہیں اور عام انسان میں خطاء غلطی نہ صرف ممکن بلکہ اکثر غلطیاں وقوع پذیر ہوتی رہتی ہیں۔ جن کا انہیں خود بھی اعتراف ہوتا ہے۔ مثلاً سر سید علی گڑھ نے ایک رسالہ لکھا حبل مقیں بسکون آسمان و زمین جو لاہور کے ایک ادارہ میں مقالات سر سید میں شائع ہوا۔ لیکن بعد کو یہی سر سید اور اس کے پیروکار زمین کو تحرک کرنے لگے جو تاحال اسی دوسرے خیال پر قائم ہیں جو سراسر غلط اور قرآن کریم کی نصوص کے خلاف ہیں۔ امام احمد رضا محدث بریلوی فیض بڑہ کی اس موضوع پر متعدد تصانیف ہیں ان میں رسالہ نُزول آیات فرقان بہ سکون زمین و آسمان مطبوعہ موجود ہے، جو صرف اور حرف آیت قرآنیہ سے زمین و آسمان کے سکون کے اثبات میں ہے۔ ان کے فیض و برکت سے فقیر نے بھی ایک کتاب لکھی ہے سائنس قرآن کے قدموں میں۔

مؤلف رسالہ مبارکباد کا مستحق ہے کہ اس نے اپنے اکابر کے نقش قدم پر چل کر موضوع خوب نبھایا ہے کہ اگرچہ مجھے اس کے تمام مضامین کے مطالعہ کا موقع نہیں ملا لیکن جہاں تک میں اسے دیکھ سکا خوب پایا۔ مولیٰ عز و جل اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل عزیز مصنف کی مساعی کو ملکور فرمائے اور ناظرین کے لئے مشعل راہ ہدایت بنائے۔ آمين

## مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفران  
بہاولپور پاکستان ..... وارد باب المدینہ، کراچی  
۱۴۱۹ھ، شعبان المعتشم

# قرآن عزیز میں کیا ہے؟

حضرات محترم اور طلباء و طالبات جن کو سائنس کا شوق ہے ان کی خدمت میں عرض ہے کہ علم کسی بھی ذریعہ سے حاصل ہو وہ اچھا ہے مگر جب قرآن و حدیث کے مطابق ہو تو قرآن و حدیث کے خلاف ہے تو غلط ہے اور باطل ہے۔

اب دوسری کتابوں میں تحقیق کرنے والے بھی اپنی کتاب قرآن بھی کھول کر دیکھتے اور غور و فکر کرتے تو وہ کام جو صدیوں میں ہوتا ہے وہ کام چند میٹنے میں ہو جاتا۔ وہ تعلیم یا فتنہ اسکا لرز، پروفیسرز، ڈاکٹرز وغیرہ جو طعنہ دیتے ہیں کہ ان مولویوں کو کیا پتہ سائنس کا، یہ تو بس مسجد کے مجرے تک محدود رہتے ہیں۔ ان لوگوں کی غلط فہمی یہ کتاب پڑھ کر دو ہو جائے گی، ان شاعر اللہ عزوجل کا ش! ایسے لوگ کبھی علمائے حق کی صحبت میں بیٹھ جاتے تو ان کو معلوم ہوتا ہے کہ قرآن میں وہ سب کچھ موجود ہے جس کی ضرورت قیامت تک کسی بھی زمانے کے لوگوں کو ہو گی۔ ☆ جس قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے ☆ جس قرآن میں ہر چھوٹی بڑی چیز کا بیان ہے ☆ جس قرآن میں ہر خلک و تر کا بیان ہے ☆ جس قرآن میں ہر حرم کے علوم کا بیان ہے ☆ جس قرآن میں ہر اختلاف و مسئلہ کا حل موجود ہے ☆ جس قرآن میں خزانے موجود ہیں ☆ جس قرآن میں ماضی، حال اور مستقبل کا بیان ہے ☆ جس قرآن میں دُنیا و آخرت، قبر و حشر، میزان، جنت، جہنم، حساب و کتاب کا بیان ہے ☆ جس قرآن میں تمام موجودہ جدید ایجادات کا بیان ہے ☆ جس قرآن میں سائنس کے علوم بھی موجود ہیں ☆ جس قرآن میں وہ سب کچھ موجود ہے جس کی کسی کو بھی ضرور ہے ☆ جس قرآن میں ملکی وغیر ملکی تمام زبانوں کا بیان ہے۔

قرآن مجید سے موجودہ کن ایجادات کا ثبوت دیکھنا چاہتے ہو، ہم دکھانے کو میتا رہیں۔ مثلاً استم بم، میزانِ الکام، جیٹ لڑا کا طیارے، جدید شہری زندگی، بلند و بالا عمارات، پہاڑ کاٹ کر سڑکیں، چڑیا گھر، سرکس، جانوروں سے باتیں، ریڈ یو، ٹی۔ وی، وی۔ آر، فیکس، کیسرہ، ڈوریں، ٹیپ ریکارڈ، کار، رکشہ، موڑ سائیکل، جہاز، کشتی، آبدوز، زلزلہ، دھاکہ، تباہی، عذاب، ویگر آلات زرعی مشین، تجارتی، سیاسی، ملکی، طبی، اقتصادی حالات، آپریشن، پوسٹ مارٹم، بلٹ پروف فائز پروف، گانا باجا، فلمیں، کھلے عام زنا، باریک پیڑے، دگ اور ہیڈ کا استعمال، بال چین، پرنس پرنگ، اخلاق و کردار، رفتار، گفتار، سیرت و صورت، علم و عمل، ثواب، عذاب، جزا اور سزا، ایئر کنڈیشنن فین، عام گیس، سولی گیس، زہر ملی گیس، فانچ، ہارٹ فیل، ویگر پیماریاں اور ان تمام بیماریوں کا علاج، شخصی تو انانکی، اسکول کا لج یونیورسٹی، مدرسہ، دارالعلوم، پولیس، فوج، جنگی، بحری، بری، ہوائی فوج، جن، فرشتے، انسان، حیوان و دیگر مخلوقات کی تمام قسمیں، حشرات الارض، محمد ری اور ہوائی مخلوق، جانور وغیرہ دُنیا کی زندگی، قبر، حشر، جنت کی زندگی، دُنیا میں عذاب، قبر، حشر اور جہنم میں عذاب، غرض کہ قرآن و حدیث کا دامن تمام یعنی تو لاکھوں کروڑوں روپیہ ڈالر اور اُنہوں نے کیا اور ترقی کے ساتھ ساتھ دُنیا و آخرت بھی بہتر ہو جاتی، آج سب کچھ ہے اگر ایمان اور قرآن نہیں تو سب بے کار ہے۔

اگر قرآن پر عمل ہے تو سب کچھ ہے اور ترقی بھی سائنس بھی۔ اسی طرح قرآن کی تفسیر، حدیث سے جس میں اور زیادہ تفصیل سے  
قیامت تک ہر زمانے کے حالات کے بارے میں واضح شواہد موجود ہیں جو کہ ہر شخص حدیث کی پیشون گوئی غیب کی خبر ہے آج اپنی  
آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ لفظ بالفظ پوری ہو رہی ہیں اور بالہ رابر بھی فرق نہیں اس لئے بعض مکر علم غیب کے مطابقاً جو تھے  
ان کو ماننا پڑا کہ علم غیب عطا لی تو ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم تو بڑی شان والا، جس کا اندازہ ہم نہیں  
لگاسکتے۔ مگر چند صحابہ کرام کو دیکھو:-

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میرے اوٹ کی رسی گم ہو جائے تو میں قرآن عظیم سے ڈھونڈنکالوں۔  
حضرت علی ہیر خدا مشکل کشار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں سورہ فاتحہ کی تفسیر کروں تو ستر اوٹ اس کی تفسیر سے بھر دوں  
حالانکہ اوٹ کم از کم دس من بو جھاٹھا سکتا ہے۔ یہ علم تو علم علی ہیر خدا ہے۔

پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم جن سے آسمان کے فرشتے بھی جیا کرتے تھے۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم کہ  
علم کے دس حصے ہیں، جس میں نو حصے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیئے گئے ہیں۔

پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم کہ تمام صحابہ کا متفقہ فیصلہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب میں زیادہ علم والے تھے  
قرآن کریم کے۔

یہ دعا ہے کہ تعلیم قرآن عام ہو جائے      ہر اک پرچم سے اوپنجا پرچم اسلام ہو جائے

## سائنس کیا ہے؟

سائنس لاطینی زبان کا لفظ ہے اور سائنس انسانی تحقیق کا نام ہے۔ جس کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ مشاہدہ، غور و فکر، پیمائش،  
آزمائش، تجربات۔ عربی میں سائنس کا مقابل لفظ العلم ہے۔ بہر حال ان سب باتوں کا تعلق اسلام سے بھی ہے جبکہ علم کی  
فضیلیت جتنی اسلام میں ہے شایدی کسی اور مذہب میں ہو۔ اسلام سائنس کے خلاف نہیں بلکہ یہ سائنس اسلام کی خادم ہے۔  
مگر جب ہم غیر مسلم سائنس دانوں کی تحقیق اپنے قرآن کے خلاف دیکھتے ہیں تو پھر ہم کو ایسی سائنس کا انکار کرنا پڑتا ہے۔  
جب سائنس قرآن کے مطابق ہے ہم کو تسلیم ہے اور جب سائنس قرآن کے خلاف تحقیق پیش کرے ہم اس کو پاؤں کے جوڑتے  
کی نوک پر مارتے ہیں۔ اس لئے کہ ہم قرآن کا انکار نہیں کر سکتے کسی قیمت پر، کیونکہ قرآن کا انکار کر کے تو دنیا و آخرت بتاہ  
کر لیں گے مگر سائنس کا انکار کر کے جو قرآن کے خلاف ہے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اس لئے کہ سائنس انسانی تحقیق کا نام ہے  
جس میں نہ صرف غلطی کا امکان ہے بلکہ امر واقعہ ہے اور خاص طور پر عیسائی اور یہودی وغیرہ کی تحقیق میں بے شمار جھوٹ اور غلطیاں  
سامنے آچکی ہیں اس کی ایک وجہ تو یہ بھی ہے کہ یہودیوں کی زندگی کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو نقصان اور تکلیف دیتے رہو چاہے۔

جس طرح بھی ممکن ہو اور اکثر ان کی تحقیق قرآن کے خلاف ہوتی ہے۔ لہذا غلط اور باطل تحقیق کو کوئی مسلمان ماننے کو تیار نہیں اور بعض اوقات غیر مسلم سائنس دان اپنی تحقیق میں ترقی میں ایجادات میں اتنے اندھے ہو جاتے ہیں کہ آسمان کا انکار کر دیتے ہیں، کوئی زمین کا انکار کرتا ہے، کوئی جہات کا انکار کرتا ہے، کوئی فرشتوں کا انکار کرتا ہے اور بعض اوقات خدائی دعوے کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن میں آسمان کا ذکر تقریباً تین سو جگہ پڑا ہے۔ اب وہ مسلمان سوچیں کہ ایک حرف کا انکار کفر ہے قرآن کریم کے۔ لہذا تین سو جگہ آسمان کی آیات انکار کوئی مسلمان سوچ بھی نہیں سکتا۔ لیکن ان غیر مسلموں کو بس اپنی تحقیق سے کام ہے۔ مگر اس مقام پر مسلمان سوچتا ہے کہ ان غیر مسلموں کو بس اپنی تحقیق سے کام ہے۔ مگر اس مقام پر مسلمان سوچتا ہے کہ

وہ اندر چھرے ہی بھلے تھے کہ قدم راہ پر تھے روشنی لائی ہے منزل سے بہت دور مجھے

افسوس ڈنیا کی قوموں کا کوئی نہ کوئی مقصد ہے، چاہے کیسا بھی ہے۔ مگر مسلمانوں کی زندگی کا اصل مقصد قرآن و حدیث ہے جس کو چھوڑ بیٹھے۔ ایک سازش غیر مسلموں کی کہ مسلمان ممالک کے تعلیم یافتہ نوجوان کو کسی نہ کسی لائچ سے اپنے ملک بلاتے ہیں اور اپنے رنگ میں رنگ لیتے ہیں تاکہ یہ مسلمان نوجوان تعلیم یافتہ اسلام کی خدمات نہ کر سکے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ نوجوان کو یہ بتانا ہے تم اس تعلیم کے سامنے سائنسی تجربات کرو اور اسلام کا نام روشن کروتاکہ ڈنیا دا آخرت میں نام پیدا ہو۔ جیسے مسلمان سائنس دان اپنی تحقیق ماضی میں پیش کرتے رہے ہیں۔ جس کو ڈھکر مسلمانوں کا سر فخر سے بلند ہو جاتا ہے۔

## مسلمان سائنس دانوں کے کارنامے

مسلمانو! آج سائنس کی جو ترقی ہے وہ مسلمان کی تحقیق کا نتیجہ ہے۔ اگر ہمارے بُورگوں کی تحقیق تھوڑی دیر کے لئے الگ کرو تو یہ غیر مسلم سائنس دانوں کے دونوں ہاتھ خالی نظر آئیں گے اور سوائے شرمندگی ان کے پاس کچھ بھی نہ ہوگا۔ آؤ دیکھو! انہوں نے تحقیق اور سائنس کا طریقہ کس سے سیکھا۔

- (۱) الجبراء کا موجود محمد بن موسیٰ خوارزمی ہے۔ یورپ والوں نے جس کی کتاب سے سیکھا۔
  - (۲) طبیعت میں سب سے پہلے تجربہ یعقوب بن اسحاق الکندی نے کیا۔
  - (۳) سُمَنْدَر کی گہرائی ناپنے کا آلہ ابو عباس احمد فرغانی نے ایجاد کیا۔
  - (۴) سب سے پہلے چیپک کا نیکہ ابو بکر محمد بن زکریا الرازی نے ایجاد کیا۔
  - (۵) علم مثلثات اور فلکیات میں سب سے پہلے عبدالرحمن الصوفی نے تحقیق کی۔
  - (۶) دنیا کا پہلا سرجن پوسٹ مارٹم کرنے والے این عباس الزہراوی تھے۔

- (۷) نظریہ ارتقاء کو سب سے پہلے پیش کرنے والے ابو الحسن علی احمد بن محمد ابن مسکویہ تھے۔

(۸) پانی شیشوں سے گزرتے وقت روشنی کی گرنوں کا تحریک ابن الہیثم نے کیا۔

(۹) سب سے پہلے بازو دسازی را کٹ سازی، تار پیدا و کی ترکیب لکھی حسن الرماج نے۔

(۱۰) سب سے پہلے سائنسدان اسلام کے جنہوں نے کیمیائی لیبارٹری قائم کی جابر بن حیان تھے۔

(۱۱) حیاتیات پر تحقیق سب سے پہلے کرنے والے محمد الدمری ہیں۔

(۱۲) مشہور طبیب ماہر فلکیات جغرافیہ دان ابو ریحان البیرونی ہیں۔

(۱۳) مشہور شاعر، ریاضی دان عمر خیام (۱۴) الفارابی (۱۵) المسوودی (۱۶) ابو علی ابن سینا (۱۷) امام غزالی

(۱۸) اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کی تحقیق کے آگے دنیا کے سامنے دان خاموش ہیں کسی کے پاس جواب نہیں ہے۔

تعلیم یافتہ نوجوانو! اب تو تم کو یقین آگیا ہو گا کہ سامنے آئی مسلمہ کی گشادہ ویراثت ہے۔ پھر دریکس بات کی ہے تم پاکستان میں سائنسی کی لیبارٹری قائم کر سکتے ہو، دنیا میں انقلاب برپا کر سکتے ہو، تمہلکہ مجاہد سکتے ہو۔ قرآن کریم نے فکر انسانی کا رخ موزڈیا تو تم بھی قرآنی تعلیم لے کر اٹھوا اور دنیا پر چھا جاؤ۔ اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت کی کتابیں تمہارے لئے سامنے کی دنیا میں مشعل راہ ہوں گی۔ صرف فتاویٰ رشوهیہ میں مذہبی، علمی، ادبی، ریاضی، ارضیاتی، فلکیاتی، مادی، سائنسی تحقیق کے وہ شے پارے ہیں جو کہیں اور تم کو نہیں مل سکتے۔

ناز ہے تجھ کو کہ بدلائے زمانے نے تجھے مزدود ہے جو زمانے کو بدل دیتے ہیں

ماضی میں سائنس سے نفرت کس نہ کمی

ایک وقت تھا کہ بوڑھی عورتوں نے علاج کے لئے جڑی بولی استعمال کی تو ان کی سوی پر چڑھا دیا گیا کہ اس لئے یہ حرکت عیسائی مذہب کے خلاف تھی۔ 1591ء میں جنوری 1664ء میں پروفیسر کی گردن مروڑ دی اور ناخن پکڑ کر نکال لئے گئے۔ اس نے آسٹھیجن کا تحریر پکا تھا جو کہ عیسائی مذہب کے خلاف تھا۔

گلیلو جیسے شخص کو بہت جسمانی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا۔ کئی لوگوں کو سائنس کی وجہ سے ملک بدر کر دیا اور بعض کو صلیب سے باندھ کر جلا دیا۔ آرٹیجن جو کہ تجربے کرتا تھا اس کو اسکندریہ چھوڑنا پڑا۔ ایک خاتون جو سائنس کی پیچھوڑ دیا کرتی تھی اس کو قتل کر کے لاش کے مکروہ کردیئے اور سات لاکھ کتابیں جلا دیں۔ ڈراپر لکھتا ہے کہ عیسائی نہ ہب میں وہ دین نامیار ک تھا یعنی منحوس تھا جب سائنس

چلنا چاہتے ہیں۔

## غیر مسلم سائنس دانوں کا ظلم دیکھو

یہ تھوڑا کا ایک رخ تھا اور دوسرا رخ یہ ہے کہ جب غیر مسلموں کو عقل آئی تو مسلمان سائنس دانوں کی کتابوں سے تحقیق چھالی گئی اور بعض جلد سازی کتابوں کے بہانے سے وہ تحقیق لقل کر لیں بعض نے اگریزی ترجمہ کرنے کے بہانے وہ کتابیں حاصل کریں اور بعض یہودی تو مسلمان سائنس دانوں کے باور پھر جنے کو تیار تھے اور بن گئے۔ یہ سائنسوں نے مسلمان سائنس دانوں کی تحقیق کو غلط اور جھوٹ بول کر اپنی طرف منسوب کر لیا ہے جیسے پہچھڑوں میں خون کی گردش کا سہرا دلیم ہارنی کی طرف کر دیا جبکہ اس کی سب سے پہلے تحقیق علی ابن ابی الحزم نے کی تھی۔ بارود کی ایجاد اور اجر بکھن کی طرف کر دی جبکہ یہ ایک عربی کتاب سے تھل کیا تھا۔ قطب نما کی ایجاد ایک فرضی شخص کی طرف کر دی فلیو گیو جا۔ جبکہ قطب نما عرب استعمال کرتے تھے۔ ایسے بے شمار ظلم تاریخ میں ملتے ہیں اور سب سے بڑا ظلم یہ کہ مسلمانوں میں اختلاف ڈالنے کے لئے بر صیغہ میں جعلی مولویوں کو چھپ سورو پے ماہانہ خریدا اور دو دو لکھ کے فتوے دلوائے اور خود ہمارے مسلمان سائنس دانوں کی تحقیق پر عمل کیا۔ یہ تھی وہ سازش جو مسلمانوں کو سائنس سے دور رکھنے کیلئے کی گئی۔ ورنہ اسلامی سائنس نے جواہم ترین چیز جدید سائنس کو دی وہ تجرباتی اسلوب تھے۔ جس سے یورپ والے نا بلد تھے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ کچھ نوجوان آگے ہو جیس اور اس سائنسی خلاء کو پر کریں جو مسلمانوں کی کمزوری بھی جاری ہے۔

## اسلامی تحقیق کو آہستہ آہستہ سائنس دان بھی ہان رہے ہیں

آج جو تحقیق سائنس پیش کرتی ہے وہ مسلمانوں کو چودہ صدیاں پہلے سے معلوم تھی۔ ایک انسان ایک مفت میں بیس ڈفعہ سائنس لیتا ہے یہ اسلامی کتابوں میں موجود ہے۔

آج سائنس بتاتی ہے کہ دل ایک گھنٹے میں 4320 مرتبہ ڈھڑکتا ہے۔ اسلامی کتابوں میں بہت پہلے سے تحقیق موجود ہے۔

سائنس دان کہتے ہیں کہ پانی کے برتن میں پیتے و قوت سائنس نہ لیں ناک سے جرا شیم نکلتے ہیں، یہ حدیث سے ثابت ہے۔

غرض یہ کہ ہوا، سائنس، دل، خوارک، جسم، صحت، توانائی، صفائی آج سائنس تحقیق کر کے بتاتی ہے جبکہ ہم مسلمانوں کو ایسی تمام چیزوں کا حدیث میں حکم ہے۔ واقعہ معراج پر ان ہی سائنس دانوں کے سب سے زیادہ اعتراض تھے مگر جب خود کسی سارے پر چلے گئے تو شرم سے خود ہی گردن جھکا لی۔

آج سائنسی ایجاد ریموت کنٹرول کی گئی۔ جس پر بڑا فخر کیا جاتا ہے مگر ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان دیکھو، ریموت کنٹرول سے زیادہ طاقت ور میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک ہیں۔ اشارے سے درخت سر کے بل چل کر آتے تھے۔ ایک پہاڑی پر کھڑے ہو کر شہادت کی انگلی سے آسمان کے چاند کے دنگوے کر دیئے، ایسا ریموت کنٹرول قیامت تک نہیں بن سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو چورہ سو سال پہلے عطا فرمادیا ریموت کنٹرول۔ سائنس دان ہاتھ جوڑ کر میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پارگاہ میں کھڑے نظر آئیں گے کہ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے معراج میں براق کی گردراہ کو بھی ہم نہیں پہنچ سکتے۔ تمام سائنس دانوں آؤ چاند پر جانا ہے، سورج پر جانا ہے، کہکشاں کی تلاش ہے، آؤ ہمارے نبی کے قدموں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آجائو، جن کے قدموں میں چاند، سورج اور کہکشاں اور جنت آگئی تھی۔ ان کی غلامی میں آجائو، سب کچھ مل جائے گا اور ملا ہے دیکھو غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دُنیا کے تمام شہروں کو اپنی ہتھی میں دیکھ لیا کرتا اور فرماتے ہیں کہ چاند سورج اپنے پورے سال کے احوال ہم کو بتاتے ہیں۔

کافر کی یہ پیچان کہ وہ آفاق میں گم ہے اس میں ہے افق  
سونن کی یہ شان کہ گم اس میں ہے افق

## آسمان و زمین ساکن ہے

حضرات محترم! سائنس دانوں سے کئی مسائل میں اختلاف ہے وہ تمام مسائل تو ہم دوسری کتاب میں نقل کریں گے ان شاء اللہ عز وجل۔ یہاں صرف وہ ایک اختلاف جو بعض قدیم یہود و انصاری کا ہے کہ آسمان گردش کرتا ہے اور بعض جدید یہود و انصاری کا دعویٰ کہ زمین گردش کرتی ہے ان دنوں کا نظریہ غلط ہے۔ ہم قرآن کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ یہ نظریہ سائنس کا قرآن کے مطابق ہے یا نہیں؟ اگر قرآن کے مطابق نہیں تو ہم مسلمان ایسی سائنس کو نہیں مانتے جو قرآن کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ سائنس دانوں کی تحقیق میں شک ہو سکتا ہے، مگر قرآن میں شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں۔

قرآن کریم میں آسمان کا ذکر تقریباً تین سو جگہ آیا ہے اور زمین کا ذکر تقریباً چار سو جگہ آیا ہے۔ اب ہم وہ واضح آیت پیش کرتے ہیں جس میں آسمان و زمین کے ساکن ساکن و تھہر نے کا ثبوت ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

**انَّ اللَّهَ يَمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ إِنَّ تَرْوِلًا - ۱۸** (سورہ فاطر، آیت: ۱۸)

ترجمہ کنز الایمان : بے شک اللہ و کے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ جنبش نہ کریں۔

اب یہاں قرآن کی تفسیر کے مشہور طریقے میں ایک یہ ہے کہ جس کی تفسیر صحابہ سے ثابت ہے وہ بہترین تفسیر ہے اور صحابہ بھی وہ جن کا حدیث میں حکم ہے کہ یہ جوبات کریں اس کی تصدیق کرو۔ اس طرح یہ صحابہ کی تفسیر مرفوع حدیث کے حکم ہے اور

حدیث سے تفسیر ہوئی اور وہ دو صحابہ ایک تو حضرت حذیفہ ایمان رضی اللہ عنہ ہیں اور دوسرے حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ ایک اور حدیث میں ہے قرآن چار افراد سے پڑھو جس میں پہلا نام حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے اور ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اپنی آنت میں وہ پسند کرتا ہوں، جو حضرت عبد اللہ ابن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پسند کریں اور وہ ناپسند کرتا ہوں جو حضرت عبد اللہ ابن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ناپسند کریں۔

اب صحابہ کے سامنے یہ مسئلہ بیان ہوا کہ آسمان گھومتا ہے جس کو بیان کرنے والے حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ تا بعین میں ہیں ہیں کتب سابقہ کے علم تھے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ میں ایمان لائے۔ آسمان گھونٹنے کا نظریہ یہودیوں کا تھا۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سنا ہوگا، لیکن معلوم نہ تھا کہ یہ نظریہ قرآن کے خلاف ہے۔ لیکن جب یہ نظریہ جملہ القدر فقہاء صحابہ کے سامنے پیش ہوا تو دونوں صحابہ نے بالاتفاق اس کو باطل قرار دیا اور فرمایا کہ کعب۔ ان اللہ یمسک السموات والارض ان تزولا کہ کعب نے غلط کہا۔ بیٹک اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ سر کئے نہ پائے۔ حالانکہ مسئلہ آسمان کی گردش کرنے کا تھا مگر صحابہ نے آیت وہ پیش کی جس میں آسمانوں اور زمین کا لفظ موجود ہے اور دونوں کا گردش کرنا باطل ثابت کر دیا۔

## زمین ساکن ہے دیگر آیات سے ثبوت

۲) **وَهُوَ الَّذِي مَدَ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيًّا وَانْهِرَاءً** (بازہ ۱۳، آیت: ۳)

ترجمہ: اور وہ الٹدوہ ہے جس نے پھیلایا (بچھایا) زمین کو اور لگائے اس میں بڑے بڑے پہاڑ اور ہنائی اس میں نہریں۔

۳) **وَجَعَلَنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيًّا أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ** (سورۃ الانبیاء، بارہ ۷۱، آیت: ۴۱)

ترجمہ: اور ہم نے زمین کے اندر تک بڑی مضبوط کیلیں شکونک دی ہیں کہ کہیں وہ زمین تم کو لے کر مل نہ پڑے۔

۴) **وَالْأَرْضَ مَدَدَنَاهَا - إلَّغَ** (بازہ ۱۳، آیت: ۱۹)

ترجمہ: اور زمین اس کو تو ہم نے بچھا رکھا ہے۔

۵) **وَالْأَرْضَ فَرَشَنَاهَا فَنَعِمَّهُ الْمَهْدُون**

ترجمہ: اور زمین ہم نے ہی اس کو بچھایا ہے بس اچھا ہے سب بچھانے والوں سے۔

۶) **وَالْأَرْضَ وَصَعَهَا لِلَّانَام** (بازہ ۲۷، آیت: ۱۰)

ترجمہ: اور زمین اس کو تو رکھ دیا ہے اللہ نے لوگوں کے لئے۔

۷) والی و الارض کیف سطحت (سورة غافر، پارہ ۳۰)

ترجمہ: اور کیا نہیں دیکھتے زمین کی طرف کو وہ کہی بچھادی گئی ہے۔

۸) الذی جعل لکم الارض مهدا (سورة طہ، پارہ ۱۶۵)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ایسا ہر بان و شفیق ہے کہ اس نے تمہارے لئے پوری زمین کو پالنا بنا دیا۔

۹) والشمس والقمر کل فی فلک یسجون (سورة الانبیاء، آیت: ۳۳)

ترجمہ: اور سورج کو اور چاند کو اور یہ دونوں ایک فلک میں تیر رہے ہیں۔

معلوم ہوا کہ سورج اور چاند گردش کرتے ہیں اور زمین ساکن ہے کہ زمین سیارہ نہیں اور نہ ہی فلک میں زمین شامل ہے۔ قرآن کے اصول اور شرعی ضابطے عبارۃ الحص - اقتداء الحص - دلالۃ الحص - اشارۃ الحص سے ثابت ہو گیا کہ زمین بالکل ساکن اور ساکت ہے۔ نہ زمین آسمانوں اور فلک میں تیر رہی ہے اور نہ ہی ہوا وہاں میں اڑ رہی ہے۔ ہم دنیا کے سامنے داؤں کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ کسی بھی عقلی دلیل سے ثبوت پیش کرے اگر کوئی مسلم سامنے دان ہے تو وہ قرآن کریم سے صرف ایک آیت پیش کر دے، ہر گز نہیں دکھاسکتے۔

ایں خیال است و محال است و جنوں

اس کے علاوہ دیگر پندرہ آیات قرآنی طوالت کے خوف سے نقش نہیں کیں اس لئے کہ عقل مند کو اشارہ کافی ہے۔ حالانکہ قرآن کریم سے ایک آیت بھی ثبوت کے لئے کافی ہے مگر ہم نے ۹ قرآنی سے ثبوت دیا ہے جبکہ ابتدائی آیت سورہ فاطر سے تفسیر سے حدیث سے، صحابہ کرام کے نظریہ سے حوالہ دیا۔

جبکہ زمین کا گردش کرنا کسی کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا اور اگر ہوتا بھی تو صحابہ اسی آیت سے اس کا باطل ہونا بھی بیان کر دیتے۔ آیت میں دونوں کا مطلق حرکت کا انکار ہے۔ آسمانوں اور زمین دونوں کے لئے الفاظ ان تزو لا میں ایک نقش ہے جس کی خیر دلوں کی طرف ہے کہ آسمانوں اور زمین کی حرکت کو باطل قرار دیا۔ اگر کوئی اپنی طرف سے آسمانوں کی حرکت مانے وہ بھی باطل اور جوز میں کی حرکت مانے وہ بھی نظریہ باطل، یا یہ کہے کہ زمین اپنے مدار میں گردش کرتی ہے اس سے باہر نہیں جاتی تو یاد رکھو کہ قرآن کے مطلق کو مقید کرنا اور عام کو خاص کرنا اپنی ذاتی رائے سے قویہ مردود ہے۔ الجست کی کتب عقائد میں ہے کہ نصوص کو ظاہر معنی پر رکھنا۔

مسلمانو! بتاؤ ہم قرآن کو مانیں، حدیث کو مانیں، صحابہ کی تفسیر کو مانیں، یا سائنس کی غلط تحقیق کو مانیں؟ اور سائنس دان بھی وہ جو غیر مسلم یہود و نصاریٰ ہیں۔

بعض تعلیم یا فرمدگریوں سے جاہل لوگوں نے فوراً سائنس کے غلط نظریہ کو مان لیا اور بعض مولوی بھی ان کی روشنی پہنچے گئے۔ اللہ تعالیٰ توبہ درجوع کی توفیق عطا فرمائے۔ لہذا اسلام کی تاریخ میں کسی نے بھی زمین کی گردش کا ہونا تسلیم نہیں کیا، اگر کسی کے پاس کوئی حوالہ ہے تو پیش کرے۔

جبکہ یہ بدعت ضالہ ۱۵۳ء میں یہود و نصاریٰ نے نکالا جیسے کہ اکثر ان کو دوڑہ پڑتا رہتا ہے، جس کا جواب اعلیٰ حضرت محبہ دا اور سائنس دان ہونے کے ناطے قرآن و حدیث کے علاوہ ایک سو پانچ ولیمیں دیں۔ جس کا جواب اس وقت کے سائنسدانوں سے لکھراج تک کے سائنسدانوں میں کسی کے پاس نہیں ہے۔ کتاب فوز و میں میں ہے جس کا دل چاہے، پڑھ لے بازار میں موجود ہے۔ لہذا قرآن و حدیث اور صحابہ کی تفسیر کو کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا۔ ان عقل کے اندر ہوں کو کچھ عقلی دلائل سائنس دانوں کے حوالے سے پیش کر دیے ہیں، شاید اتر جائے ان کے دل میں حق بات۔۔۔۔۔

## سائنس دانوں کی تحقیق بدلتی رہتی ہے

حضرات اب لطف کی بات دیکھیں کہ ہر سو سال یا کم و بیش سائنس دانوں کی تحقیق بدلتی رہتی ہے، جس کو پہلے غلط کہتے تھے اس کو آج ذرست کہہ رہے ہیں اور جس کو درست کہتے تھے آج اس کو غلط کہہ رہے ہیں۔ اچھی طرح غور سے پڑھلو۔ کیا ہم ان کی بدلتی تحقیق میں اپنے قرآن کو بدل دیں؟ نہیں ہرگز نہیں! ایسا نہیں ہو سکتا۔

☆ آج کے سائنسدان کہتے ہیں کہ آسمان کوڈ جو نہیں۔

☆ بطیموس کہتا تھا کہ آسمان نو (۹) ہیں۔

☆ آج کی سائنس کہتی ہے کہ زمین گردش کرتی ہے۔

☆ بطیموس کہتا تھا کہ تمام ستارے آسمان میں مرکوز ہیں۔

اب بتاؤ مسلمانو! ان کی بدقیقی ہوئی تحقیق میں ہم کب تک بدلتے رہیں اور پھر سو سال بعد یہ کچھ اور تحقیق بدل لیں گے۔

لہذا مسلمانو! دُنیا بدل جائے مگر قرآن و حدیث اور صحابہ کی تفسیر بدلتے والی نہیں۔ ہمارے لئے بھی کافی ہے۔ مسلمانوں کو کون اور

اٹھینا نہ صرف اسلامی میں ہے کسی اور مذہب میں ہے؛ ہی نہیں اس لئے یہ بدلتے رہتے ہیں کہ ان کو کون نہیں ایمان جو نہیں ہے۔

## سائنس دانوں کا اسی مسئلہ میں تصادم بھی دیکھو

۱) صوبہ کرناک اندیا میں ۱۹۸۲ء میں دوروزہ کانفرنس سائنس دانوں کی ہوئی جس میں نیوٹن اور آئن اشائن کی تحقیق کو غلط قرار دیا گیا۔

۲) سائنس دان مسٹر برنت نے اپنی کتاب The Universe And Dr. Einstien میں لکھا کہ زمین میں کوئی ایسا متعین ضابطہ اور معیار نظر نہیں آتا جس سے انسان جنمی طور پر زمین کی حرکت کا اندازہ کر سکے اور نہ کوئی ایسا طبیعاتی تجربہ کبھی ہوا جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ واقعی زمین حرکت کرتی ہے۔

۳) جرمنی سے ایک کتاب شائع ہوئی Authors Against Einstien 100 آئن اشائن کے خلاف ایک سو سائنسدان خود آئن اشائن، مالکسن اور یارے کے تجربے تھے جس سے حرکت زمین کی تردید ہوتی تھی۔

۴) پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کے رفیق پروفیسر وائے برگ نے اپنی کتاب کائنات کی عمر کے پہلے تین بیٹھ، میں ایسے تجربے کا ذکر کیا جس سے نظریہ حرکت زمین کی تردید ہوتی ہے۔

۵) فاضل زہرا مرزا قادری نے چند سال پہلے نظریہ حرکت زمین کو باطل قرار دیا اور لکھا۔ جس کی وجہ سے ان کو امریکہ میں تباہی خیال کی دعوت دی گئی۔

۶) ممتاز فلسفی دانشور سید محمد تقی (کراچی) نے بھی حرکت زمین کو باطل قرار دیا ہے اور لکھا کہ وہ ۲۵ سال سے اس مسئلہ میں غور و فکر کر رہے ہیں بالآخر یہ نظریہ حرکت زمین باطل ہے۔

۷) فاضل اصغر علی چھتری میں انگریزی سوسائٹی آف اسکالرز نے اپنے مقابلے میں لکھا کہ قرآن حکیم زمین کو ساکن قرار دیتا ہے۔

۸) پروفیسر ابرار حسین شعبہ بنیادی سائنس، علامہ اقبال اور پنیورٹی اسلام آباد نے لکھا کہ کوئی بھی سائنس دان نہیں کہہ سکتا کہ پرنسپس کا نظریہ (حرکت زمین) ثابت ہو چکا ہے۔

۹) پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی تحقیق کو پسند کیا اور عربی زبان نہ آنے کی وجہ سے معدوم تھی۔

ایسے بے شمار حوالے طوالت کے خوف سے نقل نہیں کئے اس لئے کہ عقل مند کو اشارہ کافی ہے۔ اب تصور کے دونوں رخ ہم نے طلباء و طالبات کے سامنے رکھ دیئے تاکہ فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔

یہاں ایک سوال ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ دونوں قسم کے سائنس دانوں کے حوالے اور تحقیق معلوم ہونے کے بعد کون جھوٹا ہے اور کون سچا ہے؟ اگر حرکت زمین کا نظریہ رکھنے والے جھوٹے ہیں، تو ہم جھوٹے کی بات کیسے مان لیں اور اگر حرکت زمین کا نظریہ مانتے والے سچے ہیں تو ان سائنس دانوں میں تضاد ہے اور تضاد کسی مسئلہ میں قطعی فیصلہ چیز نہیں کر سکتا اور یہ سائنس کے اصول کے خلاف ہے اس لئے کہ انسانیکو پسپڑیا بریانیز کا میں لکھا ہے کہ سائنس ایسے نتیجہ کی تحقیق کا نام ہے جس سے عالمگیر اتفاق رائے حاصل کیا جاسکے۔

توجب سائنس دانوں میں اتفاق نہیں ہوا یہ تحقیق غلط ثابت ہوئی پھر ہم غلط تحقیق کیسے مان لیں حالانکہ مسلمانوں کیلئے قرآن و حدیث اور صحابہ کی تفسیر کے بعد کسی تحقیق کی ضرورت نہیں اور یہ زندگی کی یہ لے گی کہ سائنسی بدلتی تحقیق میں آخران کو بھی ماننا پڑیگا کہ

# زمین ساکن ہے! ان شاء اللہ عزوجل